رجسٹرڈ نمبر ایل ۹

نُور افشان

حقیقی نُور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۳۹

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۲ پائی ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورکھی	ار	عقاید اسلامیہ	۱۰ ار
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر ”	ار	ینابیع الاسلام	۸ ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲ و ۳ ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر	ار	ہدایت المُسلمین	۸ ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورکھی	۳ ر	تحقیق الایمان	۴ ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ ر	گورکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ار	اسلام میں مسیح اُردو	۱ ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ ر	خدائے اسلام	۲ ر	تعلیم محمدی	۴ ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ ر	ینابیع القرآن	۳ ر	ستیار تھ پرکاش درپن اُردو	۸ ر
دیہاتی سوال وجواب	۲ پائی	الکفارہ	ر	سمپردائے	۶ ر و ۱۰ ار
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۲ پائی	بائبل یا قرآن	۱۰ ار	حل مشکلات حصہ اوّل اُردو	۶ ر
” سوال وجواب رومن اُردو	۲ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ ر	تحقیق بائبل	۴ ر
” سوال وجواب گورکھی	۲ پائی	اشمار شیریں	۳ ر	طالبان حق	۹ ر
شبد وغزلیں اُردو	ار	میزان الحق	۴ ر	تواریخ بائبل	عہ ر
شبد وغزلیں گورکھی	ار	طریق الحیات	۲ ر	ویدوں کی تعلیم	۱ ار
سوالات متی کی انجیل پر گورکھی	ار	کشف القران	۱ ر	حیات مسیح	۱۲ ار

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول

رومن تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۲۰۱ یہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھانے کے لئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر رو ۲ر ۵ر +

صحت جسمی

{ من تصنیف قاضی میر محمد۔ گونبھی مفارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۱۱۹ یہ نہایت مفید کتاب ہے جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس

{ من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی۔ پادری ٹگسین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

{ من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ بار برٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر اُردو ۴ر اور ۱۲ر یہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض

{ ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۶ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شاستگی۔ قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۱۰ر +

ذات وچار۔ فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری

{ من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۴ر فارسی اُردو ۴ر +

یہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداراں

{ یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ بھجیل سنگھ نمبر ۔ ۲۔ امبادی ٹوکری ۔ ۳۔ سد پیک جیون ۔ ۴۔ پھر کی ۔ ۵۔ میں رہا پھرداہاں ۔ ۶۔ ایک گتی دی کتھا ۔ ذات ورن ۔ ۸۔ سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸ر + شعاع نور حصہ اول ودوم ۵ر

رابنسن کروسو ۱۲ر + طیطس رفیق صلیب ۸ر

طلائی شمعدان ۴ر + تحقیق الاسلام حصہ اول ۴ر

مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر + مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۱ر

روح سے معمور زندگی ۴ر + القاب مسیح

طریق دعا ۴ر + بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے +

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر +

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ ۴ر +



نورافشان

لودیانہ - جمعہ - ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

ایک امریکن اخبار لکھتا ہے کہ اگر دودھ سرخ بوتل میں یا ایسی تھیلی میں رکھا جائے جس کے گرد سرخ کاغذ لگا ہو تو دودھ خواہ اُس کو دھوپ میں بھی رکھ چھوڑو تو خراب نہیں ہوتا۔

انگلستان میں ایک عورت ہے جسکا کنوار پن کا نام آنچیہ تھا۔ اس نے تین مرتبہ بیاہ کیا۔ پہلی دفعہ کسی مسٹر فٹ سے دوسری بار مسٹر فرلانگ۔ اور تیسری مرتبہ مسٹر مائیلس سے نکاح کیا اور جس پادری نے اُس کا تیسرا نکاح پڑھا اُس کا نام یارڈ (یعنی گز) تھا۔

اگر انڈے کو مکھن سے خوب لیپ کر دیا جائے اور پھر نمک میں دبا دیا جائے تو سال تک بھی خراب نہیں ہوتا۔

انگلستان اور ویلز میں سنہ ۱۹۱۲ء کے اندر ۸۷۲۷۶۷ پیدائش ۴۸۶۹۶۷ اموات اور ۲۸۳۱۹۵ شادیاں ہوئیں پیدائش ۲۳۸ فی ہزار تھی۔ ۹۵ فی ہزار بچے فوت ہوئے۔

حبشیوں کو آزاد ہوئے ۵۰ برس ہو گئے۔ اس عرصہ میں اُنہوں نے بہت ہی ترقی کی ہے۔ اُن کے ہاں اب ۵۰۰ ہائی اور نارمل سکول ہیں۔ ۷۰ فیصدی اُن میں لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ ۲۰۰۰۰ سے زیادہ حبشی بچے ڈوے سکار ہیں۔ اور حبشی مدرسوں کی تعداد آج ۳۰۰۰۰ ہے۔

ریگستان کی حد درجہ کی دھوپ کو استعمال کرنے کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ اور اس کا تجربہ قاہرہ میں ہو رہا ہے۔ صحرا پر ہر روز اس قدر آفتابی گرمی پڑتی ہے۔ جس قدر کہ ۶۰۰۰۰۰۰ ٹن کوئلہ جلانے سے پیدا ہوتی ہے۔ (ٹن - قریب ۲۸ من) ایسے کارخانے یہاں پر بہت جلد بن جائینگے۔ جن میں انجنوں کی جگہ شیشے کے چھپّر اور بھٹیوں کی جگہ ریفلکٹرس (ایسے شیشے جن سے حرارت منعکس ہوتی ہے) استعمال ہونگے۔

ذیل کے قاعدوں پر عمل کرنے کامل صحت اور طاقت قائم رہ اور بڑھ سکتی ہے۔ صبح کو اُٹھتے ہی کھانا نہ کھاؤ بلکہ ایک گلاس پانی پی لو۔ دوپہر کو ہلکی خوراک پھلی یا انڈا کھاؤ۔ اور بعد اس کے میوہ جات کھانے مفید اور کافی ہیں۔ ۶ بجے شام کو آخری اور اصل کھانا کھاؤ۔ گوشت شاذ و نادر کھایا کرو۔ کچھ آلو بھی کھاؤ۔ گاجر اور سبزی و میوہ جات بہت کھاؤ۔ ورزش کرو۔ کھانے کے درمیان کچھ مت پیو۔ کھڑکیاں کھلی رکھ کر سوؤ۔ اور اگر تمباکو پینا ہو تو کھانے کے بعد پینا چاہئے۔

بلا مگوڑہ (تنادلی) کے دو نوجوان کنسٹبلوں میں عناد تھا ایک نے دوسرے کے خلاف فوجداری مقدمہ میں شہادت دیکر اسے مجرم ٹھہرایا۔ جس نے شہادت دینے والے کو مہلک زخم پہنچا کر ہلاک کر دیا۔ قاتل گرفتار ہے۔

جارج سٹیفن نامی ایک لاٹس بمبئی میں تحقیقات کنندہ جیوری تھے۔ سٹیفن نے زہر کھا کر خودکشی کی اور مرنے سے پہلے لکھ دیا گیا تھا کہ محلہ میں گراموفون باجوں کے ہر وقت بجتے رہنے سے مجھے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے میں تنگ آکر خودکشی کر رہا ہوں۔

نامور شاعرِ ہند ربندرناتھ ٹیگور جن کی شاعری کی تمام یورپ میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ ۴ ستمبر کو ہندوستان کو واپس آنے کیلئے لورپول جہاز پر سوار ہو گئے ہیں۔

پانچویں ستمبر کو مقدمہ سازش باریسال جس میں ۳۵ نوجوانوں پر ملک معظم کے خلاف جنگ کی سازش کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس میں ختم ہوا۔ صاحب موصوف ۸ ستمبر کو اپنا حکم سنائیں گے۔ مگر استغاثہ کی طرف پانچ ملزمین پر مقدمہ چلانے پر زور نہیں دیا گیا ہے۔ اور امید ہے کہ سرکار کی طرف سے یہ لوگ بری کر دیئے جائینگے۔

جعلی روپے۔ اٹھنیاں اور چونیاں بنانے کے جرم میں کلکتہ کی مالی گنج پولیس چوکی کا کنسٹبل اور ایک سنار اور ٹھیکہ لگانے والا جوکی کا چپڑاسی تینوں گرفتار کئے گئے ہیں تلاشی لینے پر سکہ بنانے کے کتنے ہی سانچے اور دستی ملی ہیں سب پر مقدمہ چلایا جائیگا۔

تار برقیات

۱۷ ستمبر لنڈن - نیشنل یونین آف ریلوے مین کی اگزیکیٹو کمیٹی نے لیورپول میں اپنے ڈیلیگیٹ بھیجے ہیں تاکہ وہاں کی حالت دریافت کریں۔ کیونکہ سٹرائک کے شروع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ برمنگھم میں جو اس یونین کی شاخیں موجود ہیں اور جہاں ... ۷۰ آدمی کام سے علیحدہ ہیں انہوں نے ایک رزولیوشن پاس کیا اور تمام ریلوائیوں سے درخواست کی ہے کہ سٹرائک کر دو۔

بعد کی خبر ہے کہ برمنگھم میں تمام مال گودام ریلوے کے بند ہیں۔ اور ساڑھے پانچ ہزار آدمی بیکار پڑے ہیں۔ لیورپول میں تحقیقات تسلی بخش ہے۔ اور سٹرائک کمیٹی نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ساتھ بات چیت کر رہی ہے۔ لیورپول میں بہت سے ہڑتال کنندگان نے کام پھر شروع کر دیا ہے۔

۱۷ ستمبر شہر میکسیکو پریذیڈنٹ ہورٹا نے جو کانگرس کو ایک پیغام بھیجا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میکسیکن گورنمنٹ اور یونائیٹڈ سٹیٹس گورنمنٹ کے درمیان جو سفیرانہ تعلقات ہیں۔ اُن کے درمیان کشیدگی بڑھتی جاتی ہے مگر چہ خوش قسمتی سے لوگوں کے درمیان ایسی حالت نہیں ہے۔ اس خبر میں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ وہ بات چیت جو ابھی تک جاری ہے۔ تمام تفرقات کا حل اس سے ہو جائیگا۔ پریذیڈنٹ ہورٹا وعدہ کرتے ہیں کہ اکتوبر میں انتخاب کیا جائیگا۔

۱۷ ستمبر لنڈن اہل ہسپانیہ پر بمقام سیئٹا کے گرد و نواح میں بڑی سختی کے ساتھ دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ در سیئٹا میں ریسونی نے جو فرانسیسیوں کا نہایت مشہور مخالف ہے دشمنوں کی سرداری اختیار کر لی ہے۔ اسلئے ہسپانیہ سے اور فوجی عملہ روانہ ہو گئی ہے۔

۱۷ ستمبر کالمپونگ۔ تبت میں جو چینیوں کے خلاف شورش وہاں کے چھوٹے چھوٹے حکام اور عوام الناس کی جانب سے ہو رہی ہے وہ دلائی لامہ کی براہ راست ہدایت سے ہوئی ہے۔ اس جگہ قریباً ۱۰۰ چینی اور ۳۰۰ نیم چینی نسل کے لوگ معہ اپنے اہل و اطفال کے رہا ہے اور اس کے نزدیک موجود ہیں۔ مگر ایذا رسانیوں کی وجہ سے اُن میں سے بہت لوگ جا رہے ہیں۔ اور بعض آچکے ہیں۔ دلائی لامہ کی گورنمنٹ تمام چینی سرکشوں کو عبور دریائے شور کر رہی ہے حال ہی جو نیم چینی نسل کے سپاہیوں کا دستہ معہ ان کے دوستوں کے فراہم کیا گیا ہے وہ زنگا ٹیلنگ قلعہ میں رکھا گیا ہے۔ جو حال کے بڑے بڑے راہب خانوں میں سے ایک تھا۔ اور جس میں گورنمنٹ کے لشکر اور چینی لشکروں کے درمیان جس کو اس راہب خانہ کے لاما لوگ امداد دیا کرتے تھے۔ خونریز لڑائیوں کا آماجگاہ بنا ہوا تھا۔

۱۸ ستمبر لنڈن گورنمنٹ ہند نے جو سولہ تحفے دلائی لامہ کو دینے کے لئے لنڈن میں تیار کروائے ہیں اُن کا معائنہ انڈیا آفس کے حکام نے کر لیا ہے۔ اور اب جہاز پر روانگی کے لئے تیار رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک مہوگنی لکڑی کا پانچ فٹ لمبا نہایت اعلےٰ قسم کا اور موزوں بناوٹ کا صندوقچہ ہے اس کے اندر وسط میں بادشاہ اور ملکہ کی متقابل چھوٹی سی تصویریں سونے کی چوگاٹھ میں جڑی ہوئی ہیں اور سونے کا ایک پیالہ ہے۔ علاوہ دیگر نوادرات کے نہایت عمدہ جلد بندی کی ہوئی سٹ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کی ہے۔ سونے کے شمعدان ایک شمع اور ایک دوربین ہے۔

۱۸ ستمبر شملہ۔ شملہ کی انجمن اسلامیہ نے امپیریل اور پنجاب کی لیجسلیٹو کونسلوں کے مسلمان ممبران کو گرانڈ ہوٹل میں ایک ٹی پارٹی کے وقت ضیافت پر مدعو کیا۔ ملک عمر حیات خاں پریذیڈنٹ اور مسٹر محمد عمر سیکرٹری کے مہمانوں کا استقبال کیا۔ ضیافت کے بعد پارٹی کی فوٹو لی گئی۔

۱۹ ستمبر کلکتہ۔ بنگال گورنمنٹ مدناپور کی تقسیم کے بارے میں اظہار رائے کے لئے وقت کی اور زیادہ توسیع یکم نومبر تک عنایت کی ہے۔

۱۸ ستمبر برلن ایڈنبرگ سکسی ویمر آئسنچ کی شہزادی کی جس کی عمر چھبیس سال کی تھی وفات کی سنسنی خیز خبر آئی ہے پہلے رپورٹ تھی کہ وہ دل کی بیماری کی وجہ سے فوت ہو گئی ہیں۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس کے سر میں گولی لگی تھی جس کے زخم سے بیمار ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ شہزادی نے اس وجہ سے خودکشی کر لی ہے۔ کہ وہ ایک بڑے بیوپاری ساہوکار کے بیٹے پر عاشق تھی۔ سکسی ویمر کا گرانڈ ڈیوک جو خاندان میں سب سے بڑا ہے۔ اس بات پر اصرار کرتا تھا کہ شہزادی صوفیہ اس ساہوکار کے بیٹے سے شادی کرنا چاہتی ہے تو شادی سے پیشتر لازم ہے کہ شہزادی اپنے مرتبہ سے استعفا دیدے۔

۱۸ ستمبر امریکن سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر برائن نے یہ بیان کر کے میں اپنے آنے والا سفر لیکچر دینے کے لئے اسلئے اختیار کر رہا ہوں کہ میری تنخواہ جو بارہ ہزار ڈالر ہے اس کے عوض آٹھ ہزار ڈالر ہیں۔ اخراجات کے لئے بہت ہی کم ہے۔ نیویارک ورلڈ نے امریکن لوگوں کی طرف سے اس کمی کو پورا کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ بشرطیکہ مسٹر برائن گورنمنٹ کے مرتبہ کو کم کرنے سے باز آ جاوے۔

۲۰ ستمبر لنڈن شمالمغرب میں البانیوں سرویوں اور مانٹی نیگریوں کے درمیان سخت جنگ ہونے کے سبب البانیہ کی حالت بہت پیچیدہ ہو گئی ہے۔ ۳۰ زخمی آدمی بلغراد کو لیجائے گئے ہیں سرویا بڑے زور سے اپنی فوج بڑھا رہی ہے اور ڈالٹوکوم سے اطلاع دی ہے کہ مداخلت کرنا انکا فرض ہے۔ نئے سرویائی علاقہ میں البانیوں نے دھاوا کر دیا ہے۔ دُنیا میں یہ بات مشہور ہے کہ اسد پاشا جس نے پراونشل گورنمنٹ کے خلاف بغاوت اختیار کی ہے خارجی شہزادہ کی حکمرانی کو تسلیم کرنے کے خلاف سازش کر رہا ہے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

مسیحی مذہب کے ثبوت

یوں تو مسیحی مذہب کے منجانب اللہ اور حق اور انسانی نجات اور تسلی قلب کے لئے بہت سے اور قاطع اثبات موجود جن کے بیان کرنے کے لئے ایک دفتر چاہیے۔ مگر ہم اس جگہ تین چار خاص باتوں کا ذکر کرینگے۔ جو منادوں کو اپنی منادی اور دینی خدمت میں ملحوظ خاطر رکھنے اور وہی اثبات دینے اور اسی طریق عمل کرنا ضروری ہے یعنی

(۱) **مسیحی کا ذاتی تجربہ**۔ یہ ذاتی تجربہ دراصل ایسا زور آور اثر رکھتا ہے کہ جس کے خلاف کوئی اور دلیل او حجت کارگر نہیں ہو سکتی۔ اور یہ ذاتی تجربہ ایسا نقش کالحجر ہوتا ہے کہ وہ مٹ نہیں سکتا۔ اور نہ صرف یہ تجربہ مسیحیوں ہی کو ہوتا ہے۔ بلکہ اُن غیر مسیحیوں کو بھی جنہوں نے سچے دل سے مسیحیت اور مسیح کا مطالعہ کیا ہو۔ ایسے غیر مسیحی اگرچہ بظاہر مسیحی نہیں ہوتے تو بھی وہ باطن میں اپنے اندر احساسات کا تجربہ رکھتے ہیں کہ مسیح کی زندگی اور کام اور تعلیم واقعی لاثانی اور قابل تقلید و تسلیم ہے سچ مچ ان سے روح نجات اور اطمینان قلب اور دلی سرور حاصل کر سکتا ہے۔ لہٰذا اگر اس کو منجانب اللہ کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ اس قسم کے مسیحی تجربات اگرچہ بظاہر نظر نہیں آتے تو بھی عمل طور پر وہ نظر آجاتے ہیں۔ اس کی یہ مثال زیادہ موزوں اور درست معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح ادویات کے خواص اور تاثیرات بظاہر مطلقاً نہیں دکھاتے تو بھی جب ان کو استعمال کیا جاتا ہے تو ان کی حقیقت اور مفید مطلب ہونا کھلتا ہے اور اگرچہ ادویات بظاہر کڑوی اور ناگوار ہوتی ہیں۔ مگر اُن کو استعمال کرنے سے ایسے طور پر اُن کی تاثیرات اور فوائد معلوم ہو جاتے ہیں کہ ان سے انکار نہیں ہو سکتا۔ صرف زبان سے بیان کر سکتے ہیں۔ مگر آنکھوں سے دکھلا نہیں سکتے لیکن اگر دوسرا شخص بھی اُن کو استعمال کرے تو اس کو بھی کامل یقین اُن کی تاثیرات اور فوائد کا ہو جاتا ہے۔ یہی حالت مسیحی مذہب کی ہے۔ اس کا تجربہ مسیحی کی زندگی اور منادی کی زندگی میں بخوبی ہوتا ہے۔ اور ہونا چاہیے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے "مسیح کے بارے میں وہ اکیلی شہادت جو لوگوں کو قائل کرتی۔ جو مسیح کے تجربہ سے پیدا ہوتی ہے" یعنی اس تجربہ سے جو آدمی مسیح کی بابت رکھتا ہے۔ ان تجربات میں سے ایک وہ خوشی ہے جو مسیحی لوگ اپنے اندر رکھتے ہیں اور جس کے سبب سے خدا کی تعریف اپنے زبان حال و قال سے کرتے ہیں۔ اور جس قدر زیادہ تعریف کرینگے اسی قدر کم کسی مذہب کی مخالفت ہوگی۔ چنانچہ ایک بزرگ اور عالم کا بیان ہے کہ "اگر مسیحی لوگ خدا کی تعریف زیادہ کریں تو دنیا اُس پر (یعنی خدا پر) اشک کم کرے گی۔ اسی طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر مسیحی لوگ مسیح کی تعریف اپنے قول و فعل اور خیال سے ہر طرح سے زیادہ کریں تو دنیا مسیح پر شک کم کرے گی"۔

(۲) **خاموش منادی مسیحیت کا دوسرا ثبوت ہے**۔ کسی نے کہا ہے "اگر تم مسیحیت کی شستی اور حمایت کرنا چاہتے ہو تو اس کو عمل میں لاؤ عمل تم کرو اور اُس کی بابت باتیں لوگوں کو کرنے دو" یعنی اگر مسیحی لوگ اچھا چال چلن رکھیں اور آپس میں اور غیروں سے اچھا برتاؤ اور سلوک کریں تو مسیحی مذہب کی بابت بات چیت کریں گے۔ اور اُن کی تصدیق مسیحیوں کے عمل سے خود بخود ہو جائے گی۔ بہت سے منطقی اور تواریخی اور علمی ثبوت پہونچانے کی ضرورت باقی نہ رہیگی۔ اہل تشکک کے بارے میں (یعنی ان لوگوں کے بارے میں جو کہتے ہیں کہ دلیل سے کسی امر کا ثبوت نہیں پہونچ سکتا) پروفیسر فلیس ہوکس صاحب کا بیان ہے کہ اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے سب سے بڑا طریق دلیل دینا نہیں بلکہ آدمی ہے۔ با ترتیب اور صحیح زندگی میں ایک عجیب و غریب قدرت ہے۔ شکر ہے کہ آج دنیا میں بہت سے مسیحی موجود ہیں جو خاموش منادی کر رہے ہیں یعنی اگرچہ وہ واعظوں کی طرح کھڑے ہو کر زور زور سے منادی نہیں کرتے تو بھی اپنے نیک چال چلن سے اور نمونے سے وہ چلتے پھرتے زندہ اور مجسم بائبل ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو مطبوعہ بائبل نہیں پڑھ سکتے مگر جن کے پاس خدا نے زندہ اور چلتی پھرتی مجسم بائبل بھیجی ہے جو سچے اور جان نثار مسیحیوں کی روش میں ہے وہ اس بائبل کو بخوبی پڑھ اور فایدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

(۳) **سب سے اونچی اور بلند منادی مسیحیت کا تیسرا ثبوت ہے**۔ وہ مسیحی کی ہموار اور بے لوث زندگی ہے یعنی وہ زندگی جس میں مسیحی کا فعل اور خیال یکساں اور برابر ہوں ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور ہوں۔ انجیل سنانے کی اور اور عمل کرنے کی اور ہو۔ افسوس ہے کہ ایسی زندگیاں بہت کم ہیں۔ اس قسم کی زندگی میں ہر وقت اور ہر جگہ ایک بڑی طاقت اور تاثیر ہوا کرتی ہے جو لوگوں کو اپنا مسخر اور گرویدہ بنا لیتی اور اُن کو مسیح کے پاؤں پاس مجبور کرکے اور بڑے زور سے لا پٹکتی ہے۔ جو منصب نیست اور زبان کو خالص اور دیانت دار مزاج کو شیریں اور مہربان اور روش کو غیر کا بہبودی پسند اور خیر اندیش اور ایسا بناتا ہے کہ جس میں خود غرضی بس نہ ایسا مذہب واقعی مسیحی کی روش کو ہموار بناتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے اونچی منادی ہوتی ہے۔ اس کو سب دور سے دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ یہی اونچی منادی "وہ شہر ہے جو پہاڑ پر بسا ہوا ہے اور چھپ نہیں سکتا"۔ ایک افریقن مسیحی واعظ نے کیا خوب کہا ہے "میرے بھائیو نیک نمونہ سب سے بلند اور اونچی قسم کی منادی ہے"۔

ایک سچا اور بہادر مسیحی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جن غیر مسیحیوں سے کوئی شخص مسیحی ہو جاتا تو اس پر سب سے پہلے اپنی قوم اور رشتہ داروں اور ہموطنوں سے بڑی بڑی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں کسی نے سچ کہا ہے شعر

ہر کہ در ایں بزم مقرب تر است۔
جام بلا بیشترش میدہند

اور ایسا ہونا بھی چاہئے۔ یہ مسیحی مذہب کا ایک بین ثبوت ہے کیونکہ راستبازی اور بے دینی میں کیا میل جول یا روشنی اور تاریکی میں کیا شراکت مسیح کو بلیعال کے ساتھ کیا موافقت اور ایماندار کا بے ایمان سے کیا واسطہ ہے اور خدا کے مقدس کو بتوں سے کیا مناسبت ہے (۲ کرنتھی ۶: ۱۴ سے ۱۶)۔ اسی قسم کا ایک واقعہ میں ایک پشاوری مسیحی کے ساتھ گذرا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ پشاور میں جو ڈاکٹر نذیر اللہ خاں کام کر رہے ہیں اور وہاں کی مشن کا سپاہ جیل ہیں۔ جنہوں نے لڑکپن میں بپتسمہ پایا تھا۔ عرصہ چھ سات ماہ گذرتا ہے کہ اُن کا بھائی کابل سے آیا اور ان کو ساتھ لیجانا چاہا۔ چونکہ رشتہ داروں کی محبت اور ہموطنوں کے شوق ملاقات نے ان کے اندر بھی جوش مارا اسلئے وہ بھی اپنے وطن مالوفہ کی طرف اپنے برادر صاحب کے ساتھ روانہ ہونے کے لئے تیار ہو گئے اور چلے بھی گئے اور ساتھ ہی اُن کے دل میں یہ شوق بھی تھا کہ وہاں جا کر انجیل کی منادی بھی کرونگا۔ جب وہاں پہونچے تو وہاں کے لوگوں اور رشتہ داروں نے ان کو ہر طرح ستانا اور ایذا دینا شروع کر دیا۔ حکام کے روبرو پیش کئے گئے جنہوں نے ہر طرح سے اُن کو سمجھایا اور دھمکیاں بھی دیں۔ لوگ اُن کی ضیافتیں کر کے اپنے گھر لاتے اور اُن کو مسیح سے انکار کرنے پر مجبور کرتے۔ مگر جب اُن کی طرف سے مسیح کے انکار سے انکار پاتے تو ان کو بعض کا ہی دھکا دیکر نکال دیا کرتے بلکہ سونے کے لئے اُس کو چارپائی بھی نہ دیا کرتے تھے۔ اور وہ بسا اوقات زمین پر ہی سویا کرتے تھے۔ غرضیکہ ہر طرح سے اُن کو تکلیفات دی گئیں کہ مسیح کا انکار کریں مگر انہوں نے بڑے استقلال سے کام لیا اور اپنے ایمان کا ثبوت دیا۔ آخر چھ سات ماہ کے عرصہ کے بعد اُن کے رشتہ داروں نے ان کو سپاہیوں کی زیر نگرانی اپنے علاقہ سے نکالکر انگریزی علاقہ میں واپس بھیجدیا۔ اور اب وہ پشاور میں تشریف فرما ہیں۔ اور بڑے لاغر اور ضعیف ہیں۔ ہم ڈاکٹر صاحب کی اس اولوالعزمی اور ایمان پر ثابت قدمی پر اُن کو شاباش کہتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو اور زیادہ مضبوط اور مؤثر بنائے اور وہ ہمیشہ اپنے خداوند کی ان بات کو یاد رکھیں جو ان پر بخوبی صادق آگئی ہے۔ کہ "...... مگر آدمیوں سے خبردار رہو۔ کیونکہ وہ تم کو عدالتوں کے حوالہ کرینگے۔ اور اپنے عبادتخانوں میں تمہارے کوڑے ماریں گے۔ اور تم میرے سبب حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔ تاکہ ان کے اور غیر قوموں کے لئے گواہی ہو لیکن جب وہ تمہیں پکڑوائیں تو فکر نہ کرنا کہ ہم کس طرح کہیں۔ یا کیا کہیں۔ کیونکہ جو کچھ کہنا ہوگا اسی گھڑی تمہیں بتایا جائیگا۔ کیونکہ بولنے والے تم نہیں۔ بلکہ تمہارے باپ کی روح ہے۔ جو تم میں بولتی ہے ......"

(متی ۱۰: ۱۶ سے ۲۳)

امتحان۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران پنجاب کے تقرر

مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگلی امتحان میں جو لاہور میں ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء بروز دوشنبہ اور اس کے مابعد ایام میں منعقد ہوگا مقابلہ سے مقرر کرنے کے لئے ۳ آسامیاں خالی ہونے کی اُمید ہے۔ جو زیر قیود و شرائط مندرجہ قواعد پُر کیجائیں گی۔ جن میں سے دو آسامیاں تو حسب طریقہ مندرجہ قاعدہ ۲۵ دیجائینگی۔ اور تیسری آسامی اس اُمیدوار کو دی جائیگی جو پاس ہو۔ اور دونوں فہرستوں میں سے کسی ایک کے دوسرے اُمیدوار سے اعلےٰ رہے۔

۲۔ صرف ان اُمیدواروں کو آئندہ امتحان میں شامل ہونے کی اجازت دیجائیگی۔ جنہوں نے قاعدہ (۱۳) منجملہ قواعد متذکرہ بالا کے بموجب سٹینڈنگ میڈیکل بورڈ لاہور سے سرکاری ملازمت کے قابل ہونیکا ایک خاص سارٹیفکیٹ حاصل کر لیا ہو۔ ایسے اُمیدواروں کو لازم ہے کہ وہ اپنے امتحان میں شامل ہونے کے ارادہ کی اطلاع یکم اکتوبر ۱۹۱۳ء تک۔ اس قسمت کے صاحب کمشنر کو جس میں کہ وہ رہتے ہوں دیں اور اس کے ساتھ ہی اختیاری مضامین جو وہ لینا چاہتے ہوں وہ بھی لکھیں فیس مجوزہ قاعدہ ۳۲ کی رسید خزانہ بھی اطلاع مذکورہ بالا کے ہمراہ بھیجنی چاہئے رسید خزانہ مذکور صاحب کمشنر حسب قاعدہ ۳۴ امتحان کے اول روز پیش کرنے کے لئے اُمیدوار کو واپس کر دینگے۔

۳۔ اوٹ لائنز آف جنرل جوڈیس پروڈنس کے متعلق کوئی پرچہ نہیں دیا جائیگا۔

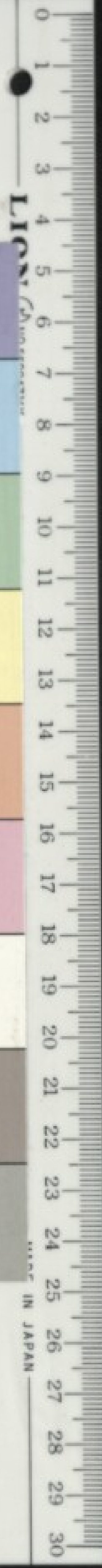
کیا وید خدا کا کلام ہیں؟

ہمارے دیانندی بھائی اور سناتنی بھائی

کل ہندو یکزبان ہو کر کہتے ہیں کہ چاروں وید خدا کا کلام ہے اور کہ انہیں میں پرمیشور آپ سنا کی پوری پوری ودیا اور ایشوری گیان موجود ہے۔ ان کے سوائے دنیا میں کوئی کتاب نہیں جو ان صفات سے متصف ہوں۔ اور بڑے زور شور سے لمبے چوڑے لیکچر دیتے ہیں لیکن جب ہم خود ویدوں کا اور ہندوؤں کی دیگر مقدس اور مستند کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور موجودہ سائنس کیساتھ اُن کی تعلیمات کا مقابلہ کرتے ہیں تو اُن کا یہ دعوےٰ کسی طرح بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہونچتا۔ وید اور سائنس کے مضمون پر تو ہمارے لائق نامہ نگار مسٹر بے۔ آر رائے صاحب اکثر لکھتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ناظرین ہر ہفتہ اُن کا مضمون پڑھتے ہیں۔ مگر ہم اُن کے اس دعوے کو۔ اُنہیں سے علیحدہ ایک اور صورت میں آزمانا چاہتے ہیں۔ اور معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اُن کے اس دعویٰ کی حقیقت کیا ہے۔ گذشتہ ہفتہ کے ایک مختصر نوٹ میں ہم نے بتایا تھا کہ ویدوں میں الہی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ اور وہ صفت بھی ایسی جو تمام دیگر صفات الہیہ کی جامع ہے۔ نہیں پائی جاتی یعنی اُس میں اپنے دشمنوں سے پیار کرنے کی اعلیٰ ترین تعلیم بالکل ندارد۔ بلکہ اس کے برعکس پر انتقام کرنے کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ مگر اس وقت ہم خود انہیں کی دیگر کتب مقدسہ کا بیان دکھینگے کہ وہ اس معاملہ کی بابت کیا کہتی ہیں۔ سب سے پہلے ہم

بھگوت گیتا

جیسی مقدس اور مستند اور مشہور کتاب کی شہادت لیں۔ بھگوت گیتا کی ایسی قدر و اعتبار ہے ہندوؤں اور دیانندی بھائیوں کے درمیان عزت کی نظروں سے دیکھی اور مانی جاتی ہے کہ عام مقولہ ہے کہ "گیتا بن گیان نہیں"۔ چنانچہ مہابھارت کے جنگ کی عین ابتدا میں جب کورو اور پانڈوں کی صفیں میدان کورو کشیتر میں بالمقابل آ کر اور آمادہ پیکار تھیں۔ اور ارجن شبہات و شکوک سے بھرا مقابل کی فوج کی جانب دیکھکر یہ سوچ رہا تھا کہ جو کام میں اس وقت کرنے



لگاہوں وہ ویدوں کے مطابق ہے یا خلاف ہے۔ تو کرشن نے اُن کو یہ اُپدیش دیا "جب تیرا من (ا سے ارجن) شروتی کے ذریعہ سے پریشان ہوکر بے جنبش قائم ہو جائیگا۔ اور سمادھی میں لگ جائیگا۔ تب تو یوگ حاصل کریگا" (بھاگوت گیتا ادھیائے ۲ شلوک ۵۳) مطلب یہ ہے کہ ویدوں کے ذریعہ سے آدمی کی عقل ماری جاتی ہے۔ وہ برہم یوگ پراپت کرنے کے بارے میں حیران اور سرگردان اور نااُمید ہو جاتا ہے کسی قسم کی آتمک شانتی منش کو نہیں ملتی۔ مگر جب آدمی ویدوں سے علیحدہ ہو کر صرف سمادھی لگاتا اور اُس پرماتما کا دھیان کرتا ہے۔ تب اُس برہم کے ساتھ اس کا یوگ ہو جاتا ہے۔ الغرض ویدوں سے اشیشور پراپتی نہیں ہوتی اور نہ آتمک شانتی ملتی ہو۔ برعکس اس کے وہ آدمی کو گمراہ اور چاہ ضلالت میں غرق کر دیتے ہیں۔ پھر لکھا ہے جو تین ویدوں کو جانتے ہیں۔ جو سوم رس پیتے ہیں وہ اپنے دلوں سے پوتر ہو کر یگیہ کرتے اور سورگ کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔ یہ لوگ اندر کے پوتر لوک کو پراپت ہوتے ہیں جہیں وہ دیوتاؤں کی آسمانی خوراک کھاتے ہیں۔ جب وہ اپنے دھرم کے مطابق ایک عرصہ تک اس وسیع سورگ میں سکھ بھوگ چکتے ہیں تب جونہی کہ اُن کے دھرم کا بھنڈار ختم ہو جاتا ہے۔ وونہی وہ اس مات لوک میں پھر واپس آجاتے ہیں" (بھاگوت گیتا ۹: ۲۰ و ۲۱) مطلب اس کا یہ ہے کہ آدمی تین ویدوں کے ذریعہ سے صرف چند عرصہ کے لئے اندرلوک کی خوشیاں بھوگتا ہے۔ اور پھر آواگون کے چکر میں آجاتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں اس کی مکتی ہرگز نہیں ہوتی یعنی آواگون کے چکر سے چھوٹ نہیں جاتا۔ پس ویدوں کے ذریعہ سے نجات نہیں اور نہ ہی ایشور گیان ملتا ہے۔ کیونکہ وہ ایشور کرت نہیں ہیں۔ ہو کش تو کرشن جی کے جنم اور کرموں کو جاننے اور اس پر دھیان لگانے سے ملتی ہے۔ (دیکھو بھاگوت گیتا ۴: ۹-۶-۹: ۱۵) اُنہی کو پراپت کرنے سے پھر آدمی جنم مرن سے رہت ہو جاتا ہے۔ (ایضاً ۸: ۱۵) پس وید خدا کا کلام نہیں ہو سکتے۔

اپنشدوں سے بھی یہی ثابت ہے۔

کہ ویدوں میں برہم گیان جس سے مکتی ہوتی ہے حاصل نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ لکھا ہے "یہ آتما نہ وید سے پایا جا سکتا ہے نہ عقل سے۔ نہ بہت سُننے سے۔ ہاں جس کو وہ آپ چن لیتا ہے۔ وہی اُس کو پا سکتا ہے" (منڈک اپنشد ۳: ۲-۳) مطلب صاف ہے۔ خدا ویدوں کے ذریعہ نہیں ملتا۔ اس ضروری اور افضل اور اہم غرض کو وید پورا نہیں کر سکتے۔ محض خدا کی مرضی پر منحصر ہے جس کو وہ چاہے اسی کو وہ مل سکتا ہے۔ پھر تو وید بے فائدہ ہوئے۔ کیونکہ اُن میں وہ ودیا یا گیان نہیں ہے جس سے برہم کے ساتھ یوگ اور آواگون کے چکر سے موکش یعنی رہائی ملتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "برہم کے جاننے والے ہم کو بتاتے ہیں کہ دو ودیائیں جاننے کے قابل ہیں۔ ایک پرا دوسری اپرا۔ ان میں سے اپرا ودیا ہے۔ رگ وید یجروید۔ سام وید۔ اتھرون وید۔ شکشا کلپ ویاکرن۔ نرکت۔ چھند اور جیوتش اور پرا وہ ہے جس کے ذریعہ وہ اکشر (برہم) پایا جاتا ہے۔ (منڈک اپنشد ۱: ۱۴ م ۵) یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ اوّل چاروں ویدوں کی وہی پوزیشن اور قدر ہے جو وید انگوں کی ہے جو ودیا اُن میں ہے وہی ان میں ہے دوئم برہم کو پانے کی جو ودیا ہے جس کو پرا ودیا کہتے ہیں۔ وہ چاروں ویدوں میں نہیں ہے۔ اُن میں زیادہ تر شبل یہ ہم کلیاں ہے۔ اور کرم کانڈ۔ پوجا یگیہ وغیرہ کا ذکر آیا ہے۔ اس لئے اس کو اپرو ودیا کہا گیا ہے" (شیوبرت لال کی ٹیکا) پس وید وہ گیان آدمی کو دیتے ہیں۔ وہ اعلیٰ گیان جس سے موکش پراپت ہو سکتی ہے۔ اُن سے نہیں مل سکتا۔ علم آلٰہی ویدوں میں معدوم ہے۔ اس لئے وید کلام آلٰہی نہیں ہیں۔ اور کسی قسم کی پرلوگک شانتی اُن سے نہیں مل سکتی۔ اس لئے وہ کسی مصرف کے نہیں ہیں پھر مسطور ہے "یہ سچ ہے کہ رشیوں نے منتروں (ویدوں کے) میں جو کرم دیکھے ہیں وہ تریتا میں مختلف قسم سے پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے تم جو اُن کے اچھے پھلوں کے خواہشمند ہو باقاعدہ اُن کو انجام دو۔ یہ تمہارا راستہ ہے جو نیک کے لوک میں لیجاتا ہے" (ایضاً ۱: ۲-۱) یہاں سے بھی یہی ثابت ہے کہ ویدوں کے منتر بھاگ میں جس پر دیانندی بھائی بڑا بھروسہ رکھتے ہیں محض کرم کانڈ درج ہے۔ اور ان سے صرف پنیہ لوک ملتا ہے۔ جب تک ان کا پنیہ ختم نہیں ہوتا وہ تب تک وہاں دنیاوی ہی مزے لیتے رہتے ہیں۔ مگر جب پنیہ کا بھنڈار ختم ہو جاتا ہے تو پھر سورگ سے گرا دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ پھر آواگون کے چکر میں آجاتے ہیں۔ پس ویدوں کے منتر بھاگ سے موکش یعنی آواگون کے چکر سے رہائی نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا وہ خدا کا کلام نہیں ہو سکتے۔

دیگر کتابوں سے بھی وید خدا کا کلام ثابت نہیں ہوتے

اس امر میں مسٹر دھرم پال صاحب ایڈیٹر اندر نے جنوری و فروری ۱۹۱۳ء میں جس کا نام فتوح البرہان ہے۔ صفحہ ۲، وغیرہ میں یوں لکھتے ہیں کہ "مہابھارت شانتی پرب میں لکھا ہے۔ کسی کا یہ خیال ہے کہ وید دھرم پستک ہے۔ کسی کا خیال ہے کہ نہیں وہ دھرم پستک نہیں ہے۔ ہم وید کی نندا نہیں کرتے۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ تمام وید دھرم پستک نہیں ہیں۔ شروتیوں (ویدوں) کا آپس میں جھگڑا ہے۔ اسی طرح سمرتیوں میں اختلاف ہے۔ دھرم کی حقیقت کو سمجھنا نہایت ہی مشکل امر ہے۔ نیک لوگ جس راستے پر چلیں اسی پر چلنا چاہئے۔ اسی طرح یوگ وشِشٹ کے مموکش دیوہار پرکرن میں ویدوں کو بھرانتی پورن کتاب بتایا گیا ہے۔ گیان سنکلنی تنتر میں لکھا ہے۔ .... یوگی یا عارفان آلٰہی چاروں ویدوں اور تمام شاستروں کو بلو کر مکھن نکال کر کھا جاتے ہیں۔ اور جو باقی چھاچھ رہجاتی ہے اس پر پنڈت لوگ منہ مارتے ہیں۔ گیان سنکلنی تنتر کے مطلب کو ایک صوفی نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے۔

رازِ قرآں مغز را بر داشتیم۔
استخواں پیش سگاں انداختیم۔

شوجی پاربتی سے کہتے ہیں ...... جس طرح امرت پا کر جیا

سے تریپت ہوئے ہوئے پرش کو دوسرے کسی قسم کے کھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اسی طرح اے پارتی آتمو گیانی یا عارفان حقیقت کے لئے شاستروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اُترگیتا ہیں اسی مطلب کو کسی قدر تبدیلی کے ساتھ یوں کہا گیا ہے جسکو امرت یا آبحیات مل گیا ہے اُس کو پانی کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح جس نے پرماتما کو جان لیا اُس کے لئے وید بے معنی چیز ہیں"۔

پس ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ ویدوں میں نہ تو ایشوری گیان ہے۔ جس سے مُکتی ملتی ہے اور نہ وہ ایشور کا شبد یا بچن ہو سکتے ہیں لہٰذا ایسے ترک کر دیئے جانے کے لائق ہیں۔ اُن کے پڑھنے اور پڑھانے پر کوشش کرنی اپنے وقت محنت اور روپیہ کا ضائع کرنا ہے۔ بھلا جس سے لوگ یا پرلوگ کوئی بھی پریوجن سدھ نہ ہو تو ایسی کتابوں کے پڑھنے سے کیا فائدہ؟ پس اے پیارے دیانندی بھائیو! ذرا سوچو اور اس پاس آؤ جو کہتا ہے کہ "راہ حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی بغیر میرے وسیلہ کے باپ پاس نہیں آسکتا"۔ اور پھر اُس کے قدموں میں آبیٹھو جو تجھے پیارا اور جو۔ وہی ہے فرماتا ہے۔ کہ "اے تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہوئے لوگو میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں آرام دونگا۔ کیونکہ میرا جوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔ مجھ سے سیکھو تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤ گے"۔

یو۔پی مشن کے ذیل کے مشنری صاحبان فرلو سے واپس ہندوستان آگئے ہیں۔ پادری اور مسز ایچ۔ ایس لیسبٹ صاحب معہ اپنے پانچ بچوں کے پادری اور مسز جے اے میکارٹنی معہ دو بچوں کے مس صاحبہ ایم ایم ولسن وایم کابیل اور ای ایم گونور۔ پادری ای ایف کمبل۔ ڈاکٹر ڈی آر گاڈن اور ڈاکٹر جے اے میکانی صاحبان۔ پروفیسر ڈبلیو ایچ مریم صاحب تین سال تک راولپنڈی کے گارڈن مشن کالج میں کام کرکے چودہ سال ہوئے کہ امریکہ واپس چلے گئے تھے۔ اب برنگسٹن یونیورسٹی سے ایک پوسٹ گریجوایٹ کورس حاصل کرکے اس کالج میں فلاسفی کے مستقل پروفیسر ہو کر واپس آرہے ہیں۔ تین بیٹیاں بھی ہمراہ ہیں۔

مراسلات

خُداوند یسوع مسیح کی تاریخی ہستی

حضرت مسیح کی فرضی شخصیت کی تردید

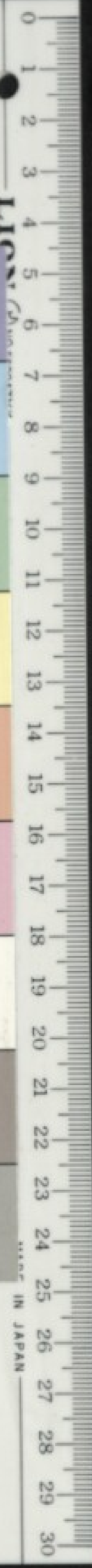
(نوشتہ مسٹر جے۔ آر سدا اے جرنلسٹ لاہور)

تمہید۔ رسالۂ دربار نے جو ایک آریہ مہاشے کے ہاتھ میں ہے۔ ایک مضمون اپنے مارچ کے پرچہ میں شائع کیا تھا۔ راقم الحروف نے مضمون کے دو تین ابتدائی صفحے پڑھنے کے بعد ہی اس کی حیثیت کا اندازہ کر لیا اور ایڈیٹر صاحب سے درخواست کی کہ آیا وہ اس کے جواب میں میرا مضمون شائع کریں گے۔ تاکہ پڑھنے والوں کو موافق مخالف آرا سے واقفیت ہو جائے۔ ایڈیٹر صاحب نے بڑی خوشی سے آمادگی ظاہر کی۔ اور میں نے جلدی جلدی مضمون تیار کیا۔ اور ایڈیٹر صاحب دربار کی خدمت میں خود حاضر کر دیا۔ آپ نے مضمون کو دیکھ کر بہت جلد شائع کرنے کے وعدہ کا اعادہ کیا۔ مگر تین چار ہفتے تک رکھ چھوڑا۔ بعد ازاں یہ حیلہ پیش کیا کہ ہم نے اب پالیسی بدل دی ہے۔ اس وجہ سے مضمون پیسہ اخبار میں شائع ہوا۔ جو انصاف اور راستی میں انگریزی اخبارات کی تقلید کرنا اپنا خاص شیوہ سمجھتا ہے ان مہاشاؤں سے مجھے اس کے سوا اور کس بات کی توقع ہو سکتی ہے۔ ہمارے ہندو بھائیوں کے ایک فرقہ نے اپنا یہ فرض مقرر کر لیا ہے۔ کہ یورپ کے دہریوں کے اعتراضات انگریزی سے مستعار لیکر اردو کا جامہ پہنا کر شائع کر دیتے ہیں۔ اور خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ کاش وہ ان دہریوں کی حق پسندی کی بھی تقلید کرتے۔

مسٹر رابرٹ بلیچ فرڈ دہریہ پرست فرقہ کے ایک لیڈر ہیں آپ نے اپنے ہفتہ وار رسالہ کلیرین بابت جنوری ۱۹۰۳ء میں مسیحی مذہب پر چند ہفتے اعتراضوں کی خوب بوچھاڑ کی۔ بعد ازاں اپنے ایک مسیحی دوست سے استدعا کی۔ آپ اپنے مسیحی عالم دوستوں سے درخواست کریں کہ وہ ہمارے اعتراضات کے جواب میں مضمون لکھیں۔ اور اخبار کے بعض کالم مسٹر جارج بچ کے سپرد کر دیئے جس سلسلہ مضامین میں دہریہ پرست گروہ کے عقیدہ کی خوب دھجیاں اُڑائی گئیں۔ حق پسندی اور انصاف پروری اس کا نام ہے۔ جب گالیاں دو تو پھر ٹھنڈے دل سے سُننے کو بھی تیار رہو۔

"حضرت مسیح کی فرضی شخصیت" کے راقم نے کسی بڑی تحقیقات اور علمیت سے کام نہیں لیا۔ بلکہ وہی پرانے اعتراضات پیش کئے جن کی تردید بارہا ہو چکی ہے۔ لالہ شیوداس صاحب بی۔ اے ان کے اعادہ سے اپنی فضیلت کا ثبوت دینا چاہتے اور اپنے مداحوں سے تحسین و آفرین کا طرہ حاصل کرنے کے خواہاں ہیں مضمون پڑھکر مجھے بہت رنج ہوا۔ حق و راستی اور سچائی کا گلا کند چھری سے جیسا یہاں ریتا گیا ہے۔ اس کی مثال لالہ صاحب کی ادبی کائنات سے باہر تلاش کرنا لاحاصل ہے۔ ہمیں بڑا سخت گلہ اس بات کا ہے کہ ہمارے معترض دوست محض مانگے تانگے ہتھیاروں سے کام لینے پر فخر کرتے ہیں۔ اگر مسیحی مذہب کی مستند کتابوں کو دیکھنے کے بعد خود نتائج اخذ کریں۔ اور پھر مسیحیت پر اعتراض وارد کریں تو مجھے چنداں شکایت نہ ہو۔ لیکن جب اُناپ شناپ لکھا جاتا ہے تو بات برداشت سے باہر ہو جاتی ہے۔ اعتراضات سے مجھے پریشانی نہیں ہوتی۔ آپ اعتراض کیجئے مگر تحقیقات کی بنا پر اور سائنسی اصول تحقیقات و بحث سے کام لیجئے گا۔ میرا طریق بھی محققانہ بحث کا کوئی پہلو نظر انداز نہ ہوگا۔

مضمون زیر ریویو کے ڈھنگ سے عیاں ہے کہ وہ ان مضامین سے کسی ایک سے ماخوذ و مستنبط ہے۔ جو انگلستان کے دہریئے وقتاً فوقتاً مسیحیت پر لکھتے رہتے ہیں۔ اگر لالہ شیوداس صاحب کی لفاظی سے قطع نظر کیجائے۔ اگر آپ کے گورکھ دھندے بے ربط محاوروں۔ ان میل بندشوں کو نظر انداز کرکے حرف



واقفیت پر نگاہ ڈالی جائے تو مضمون کا لب لباب یہ ہے۔ یورپ میں دہریت اور الحاد نے اس قدر زور پکڑ لیا ہے۔ کہ بائبل کتاب سربمہر کی حیثیت رکھتی ہے۔ اُسے کوئی نہیں چھوتا مسیح یسوع محض ایک نام ہے جو اصلیت اور حقیقت سے سراسر بے بہرہ ہے۔ مسیحی مذہب صرف گرجاؤں کے اندر مقفل رہتا ہے۔ اور پادری کرایہ کے گھوڑے ہیں۔ جنہیں دین دار یا بے دین چند آنے دیکر جہاں چاہیں لیجا سکتے ہیں۔ لالہ صاحب نے دو چار منکرین کی آرا نقل کرکے اپنے لچر دعاوی کو ثابت بھی کرنا چاہا۔ جس بحث پر آپ نے خامہ فرسائی گوارا فرمائی ہے۔ وہ نہایت بسیط ہے۔ اور مسیحی مذہب کے ماننے والوں کے نزدیک بے حد اہم ہے۔

پیسہ اخبار میں جو مضمون شائع کیا گیا تھا۔ یہ اس سے بہت مختلف ہے۔ بعض باتوں کو میں نے بہت اختصار کے ساتھ بیان کیا تھا۔ علاوہ ازیں مجھے غیر مسیحی ناظرین کا بالعموم اور لالہ شیوداس صاحب بی۔ اے کا بالخصوص خیال تھا۔ اور مجھے ان ہی مباحثہ کے مستعار خیالات کی تردید کرنا منظور تھا۔ مگر "نور افشاں" کے مسیحی ناظرین اور خاصکر مناروں اور ہندوستانی پادریوں کی خاطر جو بی مقصود ہے تاکہ جو لوگ یورپ کے دہریوں کا لٹریچر نہیں پڑھتے اور زمانہ حال کے عقل پرست عالموں کے خیالات سے واقف رہنے کی فرصت نہیں پاتے وہ آگاہ ہو جائیں اور غیر مسیحی تعلیم یافتہ نوجوانوں کے اعتراضوں کا جو وہ یورپ کے ملحدوں کی کتابوں سے اخذ کرکے ہمارے مذہب پر وار کرنے کو ادھار کھائے بیٹھے رہتے ہیں۔ معقولیت اور علمیت کے ساتھ جواب دے سکیں۔

لالہ شیوداس صاحب نے مسیحی مذہب کے مخالفوں کی آرا نقل کرکے خداوند مسیح کو فرضی شخص قرار دینے کی بیجا کوشش کی ہے۔ اور اس مضمون کے ضمن میں میں نے بھی مخالفوں ہی کے خیالات پیش کئے ہیں۔ اگر صرف مسیحیوں کی آرا درج کرتا تو تعصب اور پکشپات کا گمان ہوتا۔ مگر نہیں میں معترض صاحب کو اُن کی منہ مانگی دلیل دیتا ہوں تاکہ آپ کی عقلی تسلی کے ساتھ آپ کو اپنی ناواقفیت کا بھی علم ہو جائے میرا کہنا یہ ہے کہ لالہ صاحب نے جس مسئلہ پر لکھنے کی زحمت گوارا فرمائی ہے۔ اس سے آپ کو بہت محدود واقفیت ہے اگر آپ اسے مطالعہ کرتے یا اس کے متعلق خاطر خواہ تحقیقات کر لیتے تو شاید ایسی بے سر و پا باتیں نہ لکھتے۔ جن سے حضرت مسیح کی فرضی شخصیت شروع سے اخیر تک لبریز ہے۔ پُرانے زمانہ کے غیر مسیحی مورخ خداوند مسیح کے بارہ میں کیا مانتے تھے یا انہوں نے کیا لکھا ہے۔ اسے ایک جداگانہ مضمون کے لئے اُٹھائے رکھتے ہیں اسی طرح بائبل کے بیانات کی تاریخی صداقت کا مضمون بھی علیحدہ ہوگا۔ کیونکہ ہم ان پر تفصیلی بحث کرکے اصلیت آشکارا کرنا چاہتے ہیں تاکہ نیک دل اور انصاف پسند لوگ لالہ شیوداس ایسے خرقہ مضمون نگاروں کی لغو گوئیوں پر نہ جائیں۔ اس وجہ سے ان دونوں باتوں کو آئندہ کے لئے اُٹھائے رکھتا ہوں اور پروفیسر ڈریوز کی کتاب کا بھی بعد میں جواب دیا جائیگا۔ اصل کتاب مجھے مل گئی ہے

عقل پرستی کا دور۔ یہ دور یورپ ہی پر کیا موقوف ہے عقلیت کے حامی ہر زمانہ اور ہر ملک میں پیدا ہوتے رہے ہیں جو خدا۔ مذہب اور تمام مقدس انسانی تعلقات کو دریا برد کرکے مذہب اور اخلاق کی بنا کی بیخ کنی کرنے میں تامل نہیں کرتے جس مسئلہ کے تعلق میں پروفیسر ڈریوز اسمتھ وغیرہ کا نام پیش کیا گیا ہے۔ اس کی ابتدا سترھویں اور اٹھارویں صدی میں انگلستان میں ہوئی تھی۔ جس کا جنم داتا لارڈ ہربرٹ آف چربری اور بڑے بڑے پردھان بلونٹ ٹالنڈ کالنس۔ ٹنڈل۔ مورگن اور لارڈ شیفٹسبری تھے۔ اس مت کا نام ڈی ازم تھا۔ جو خدا کا تو قائل مگر باقی تمام مسیحی مسلمات کا منکر تھا۔ انگلستان میں تو اس کا اثر بہت کم ہوا۔ مگر فرانس اور جرمنی میں اسے کچھ فروغ نصیب ہو گیا جس کی وجہ سے اول الذکر ملک میں چند اہل قلم پیدا ہو گئے جو کوش کرتا یا قاموس نویس یا انسائیکلوپیڈیسٹ۔ کہلاتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک زبردست علمی کتاب بنائی تھی۔ اس کا مرتب کنندہ دیدرو تھا اور دالم برٹ نے تمہید لکھی تھی۔ وہاں سے دہریت کی ابتدا ہوئی۔ کیونکہ اس علمی کتاب میں عقلی باتوں سے عقلی بحث کی گئی تھی۔

والٹیر نے اس کے اصول سے تحریک پذیر ہو کر مسیحی مذہب پر بڑی بیباکی سے حملے کئے۔ اور دینی باتوں کا خوب ٹھٹھا اُڑایا۔ اس کے ضمن میں یہ کہنا بھی مناسب ہے کہ یہ وہی والٹیر فلاسفر ہے۔ جس کی بابت فریڈرک اعظم جیسے دلاور سپاہی۔ فرمانروائے پرشیا نے یہ کہا تھا اگر کوئی آدمی ہے تو والٹیر۔ باقی سب گدھے ہیں۔ اور یہ وہی قلمی سپاہی تھا جس نے پیرس میں ایک ہال کے اندر بھرے جلسہ میں یہ دعوے کیا تھا۔ مسیحی مذہب کو بارہ آدمیوں نے ملکر قائم کیا تھا۔ مگر میں اکیلا اس کا قلع قمع کرونگا۔ میں دعوے سے کہتا ہوں آئندہ سو سال کے اندر مسیحی مذہب صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جائیگا۔ والٹیر کو مرے آج پورے سوا سو سال گزر گئے۔ اس کے ساتھ اس کی پیشگوئی بھی غارت ہو گئی۔ جس مکان میں اس نے یہ فرعونی لنترانی ہانکی تھی وہاں پر آج بائبل سوسائٹی موجود ہے۔ جہاں سے لاکھوں بائبلیں فرانسیسی اور دیگر زبانوں میں شائع ہو کر نکلتی ہیں۔ مسیحی مذہب نے جس قدر ترقی اس فرعونیت کے زمانہ میں کی ہے اس سے ہر ایک شخص واقف ہے۔

جرمنی میں عقلیت۔ اس کافرانہ عقیدہ کی رسائی جرمنی میں بھی ہوئی۔ ہوتے ہوتے اس کا اثر دربار شاہی تک ہوا۔ بیلاٹ۔ رائے موریس۔ اور لیسنگ نے اس کی اشاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ اسی گروہ سے ہال یونیورسٹی کا ایک پروفیسر اُٹھا جس نے عقلیت کے اصول سے بائبل کی حرف گیری شروع کی اور تمام مسیحی معتقدات سے انکار کیا۔ اس کے بعد آنجہانی جینا یونیورسٹی کا پروفیسر پیدا ہوا۔ جو تنقید معنوی کا

بائی سمجھا جاتا ہے۔ اور جس کے چیلے چانٹے ڈورڈو اور ہسمتھ وغیرہ ہیں۔ اُس نے اپنے ڈھنگ سے بائیبل کے ابتدائی حصوں کی تفسیر کی۔ اُس نے بائیبل کی آیتوں پر غور کیا۔ عبرانی سے اُن کے معانی اخذ کرنے کی کوشش کی اور تاریخی طریقہ بحث سے مختلف صحائف بائیبل کے زمانہ تصنیف اور مصنف وغیرہ کا کھوج لگایا اسے وہ "تنقید داخلی" کے نام سے پکارتا تھا۔ اس کے بعد پروفیسر پولس آیا جو ہیڈل برگ کا استاد تھا۔ اُس نے ۱۸۵۱ء میں انتقال کیا اُس نے یہ کہا بائیبل کے مصنف نیک نیت تھے۔ مگر ان میں وہم لاحق ہو جایا کرتا تھا جس کی وجہ سے وہ کئی باتوں کو سچا تصور کرتے تھے۔ بعد میں ہیبل سوئٹزرلینڈ کا عالم ڈیویٹ آیا جس نے کہا توریت موسےٰ نے نہیں تصنیف کی ہے۔ اور معجزوں سے انکار کیا۔ الغرض اسی طرح ٹیوبنجن یونیورسٹی میں سے باؤر پیدا ہوا۔ اور اس کے خیالات سے متاثر ہو کر کئی اُس کے دوست اور شاگرد بھی اُس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اُنہوں نے بائیبل پر تنقیدی نگاہ ڈالی کہیں کہیں طرز بیان میں اختلاف پایا۔ اور پرانے عہدنامہ کے کئی بیانات کی صحت سے انکار کیا۔ جن بادشاہوں سلطنتوں اور آدمیوں کا ذکر ان کتابوں میں ہے وہ معترضوں کو بالکل فرضی معلوم ہوئے۔ اس طریقہ سے اُنہوں نے یہ دعوےٰ کیا کہ بائیبل لغویات کا مجموعہ ہے۔ کسی معقول اور مہذب آدمی کو اس پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے۔ باقی دارد

اطلاع

گوجرانوالہ سیکٹری کا باقاعدہ اجلاس مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۳ء بروز منگل وقت ۴ بجے از قبل شام بمقام گکھڑ جیبہ علاقہ یو۔ پی مشن گوجرانوالہ منعقد ہوگا وقت اور جگہ پر ممبران پریسبٹری اور سیشنوں کے ڈیلیگیٹ تشریف لاکر مشکور فرماویں۔

راقم۔ بوٹا مل کلرک آف پریسبٹری گوجرانوالہ

ہم کو دنیا میں کس طرح رہنا چاہیئے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے۔
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے۔

جبکہ ایک ہوشیار ذی علم صاحب کمال آدمی اپنی زندگی ناپائے دار حیات بے ثبات پر نظر غائر ڈالتا ہے تو یکایک اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آہ یہ دنیا جائے فانی ہے۔ کیونکہ شاعر نکتہ سنج کا یہ قول ہے "ہر کہ آمد عمارت نو ساخت۔ رفت و منزل بدیگرے پرداخت" جو آج پیدا ہے وہ کل گونا پید ہے۔ تو وہ اپنے دل سے یہ سوال دریافت کرتا ہے کہ ہم کو دنیا میں کس طرح رہنا چاہیئے۔ اگرچہ یہ فقرہ بہ نظر ظاہر چھوٹا سا ہے۔ مگر اس کی تہ میں چند خاص باتیں وابستہ ہیں۔ غرضیکہ یہ پُر مطلب اور جامع مفہوم رکھتا ہے۔

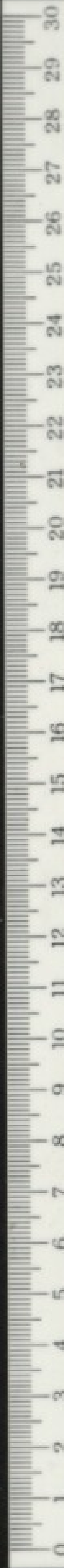
ایک مرتبہ سکندر اعظم جس کو ظاہر میں کسی شے کی کمتائی نہ تھی۔ انواع و اقسام کے لوازمات عیش و عشرت کے سامان بفراغت میسر تھے۔ تاہم عبادت الٰہی سے بے خبر نہ تھا بلکہ معبود حقیقی کی یاد اُس کے دل میں جوش زن تھی۔ اس کو عرفان الٰہی کا بڑا اشتیاق تھا۔ اور وہ اسبات سے باخبر تھا۔ کہ یہ جگہ جس کو دنیا کے نام سے پکارا جاتا ہے آنی جانی ہے۔ یہاں کسی کو قرار نہیں ہے۔ تو وہ اپنے استاد ارسطو سے یہی سوال پوچھتا ہے۔ کہ "ہم کو دنیا میں کس طرح رہنا چاہیئے؟" چونکہ اُستاد مکرم خود بھی اس دنیا کی اصلیت و حقیقت سے واقف تھا۔ اپنے شاگرد کو بڑی دانشمندی کا جواب ذیل میں دیتا ہے کہ "جس طرح مسافر سرراہ دم لینے کی غرض سے بیٹھ جاتا ہے اُسی طرح ہم کو اس دنیا میں قیام کرنا چاہیئے۔" اس جواب نمکو کو چاہیئے جس قدر پھیلاؤ۔ مفہوم یہ ہے آدمی کو بیدار رہنا چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ جواب بعنوان پر غور و خوض کرنے سے ایک عجیب قسم کا اثر دل پر پیدا ہوتا ہے۔ اور گونا گوں تبادلہ زندگی میں پیدا ہو جاتا ہے۔ مدبر جس کا سینہ علم کا گنجینہ تھا۔ اور جس کے علم کا ڈنکا چاردانگ عالم میں بج رہا ہے۔ کیا معنی خیز اور پُر مطلب جواب دیتا ہے۔ مسافر کے دل میں اپنے وطن کی یاد اور منزل مقصود کا خیال جوش مارتا رہتا ہے۔ جو اُس کو کسی طرح چین نہیں لینے دیتا ہے۔ وہ کمال آرزو مندی کے ساتھ اپنے مقام کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ اور پے در پے منزل طے کرتا چلا جاتا ہے۔

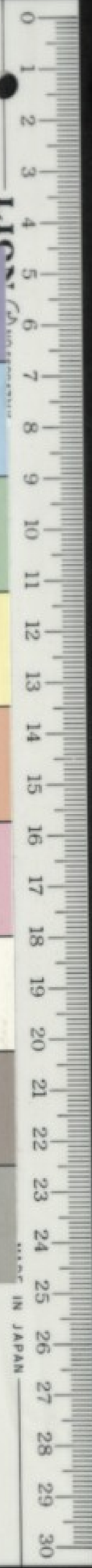
اے انسان تو جو محض ضعیف البنیان ہے۔ کچھ عقبے کا بھی تجھ کو خیال ہے تو کیوں اس قدر بیوی اور بچوں کا فریفتہ ہے۔ اور اپنی عمر عزیز کو برباد کر رہا ہے۔ جب اجل سر پر آئیگی اور بیوی اور بچوں سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔ اور اس خدا کے حضور جس کو تو اب بھولا ہوا ہے چلنا پڑیگا تو پھر انجام کار کف افسوس ملنا پڑیگا۔ یہ دنیا جائے فانی ہے۔ یہاں پر کوئی کسی کا نہیں ہے۔ صرف اپنا مطلب عزیز ہے۔ اگر تو خدائے پاک کی مرضی سے گریز کرے۔ اُس کے احکام کی کماحقہٗ اطاعت نہ کرے تو فی الحقیقت نتیجہ خراب ہے چنانچہ مسیح خداوند نے صاف فرمایا ہے کہ کون میری ماں اور کون میرے بھائی۔ میرا وہی ہے جو میرے باپ کی مرضی پر عمل کرتا ہے۔ کیا سچ مچ تو نے خالق کی مرضی پوری کرتا ہے۔ کیا تو کما حقہ باری تعالیٰ کے احکام واجب الاحترام کی بجا آوری میں کوشاں ہے۔ تو اپنا دل دنیا میں نہ لگا بلکہ ذرا دم لے اور چل نکل تاکہ وقت معینہ پر اصل مقام پر پہونچ جائے۔

اے مسافر تو جو دنیا کا شیدائی ہے۔ کیا تجھ کو صاف طور پر یہ واضح نہیں ہوا کہ یہ دنیا کسی سے وفا نہیں کرتی ہے ؎

اے دلا بیکار ہے دنیا و دولت کی ہوس
رہیں کب اُلفت کسیکو آئی اس مردار کی

اس میں کلام نہیں کہ بادی النظر میں دنیا اور اُس کی ادا پیاری معلوم ہوتی ہے۔ اس کی فانی لذت دل کو مرغوب





اُس کے مناظر دلکش ۔ اُس کی سیر کیا ہی پرلطف اور خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ ہاں اسی عالم کی نیرنگیاں زبان زد خاص و عام ہیں۔ مگر آخر ہیں یہ سب آفات و آلام کا ذخیرہ ہیں۔ مگر بنظر تامل سے نظر ڈالی جائے تو کل عالم کی خوبصورتی محض ہیچ اور ناچیز ہے۔ تو اپنی راہ کھوٹی نہ کر بلکہ دم لے کر چل کھڑا ہو۔ اگر سرراہ تو سو رہیگا تو منزل مقصود پر پہنچنا ترے واسطے دشوار ہوگا۔ جس کا تو بیتابی کے ساتھ انتظار کر رہا ہے ؎

ہیچ دنیا ہے مسافر دل لگانا چھوڑ دے۔
اُس طرف توسن تصور کا گھمانا چھوڑ دے۔

اے نادان پردیسی۔ اے بے خبر مسافر تو جو دولت کا شیدائی ہے اب بھی جاگ۔ یہ دولت نہیں بلکہ ذلت ہے جس کو تو دولت خیال کرتا ہے۔ اور وہ ہو کا بے ایمانی جھل فریب ریاکاری سے پیدا کر رہا ہے۔ گویا تو کشت دل میں گناہ کے دانے بو رہا ہے جس کا انجام ندامت سخت روسیاہی ہے۔

یہ زندگی عزیز زندگی۔ اس نام پر کیسی کچھ دلفریب دلربائی پائی جاتی۔ ہاں اس میں عجیب قسم کی مقناطیسی کشش معلوم ہوتی ہے جس کے گوناگوں اثرات کا ایک غیر معمولی علاقہ قلوب انسانی کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ دائمی اور آہستہ وار نہیں ہے یہ خوبصورتی جس پر تو نازاں ہے جلد فنا کا جامہ پہنیگی۔ یہ علم جس پر تو گھمنڈ کرتا ہے جاتا رہیگا۔ ہاں یہ کل فضل و کمال بلا حصول قربت الہی ہیچ و ناچیز ہے۔ یہ دولت جس پر تکیہ کئے ہوئے ہے اور جس کے باعث تیرے نتھنے سے دل میں کبر و نخوت بسی ہوئی تیرا ساتھ نہ دیگی۔ بلکہ تجھ کو ذلیل کرائیگی اور رسوائی کا سہرا تیرے سر سے باندھیگی۔ فی الواقعہ اس خاکدان عالم میں اس تیرہ و تار کہ بگڑ جو الجھن اور وار القتاب ہے۔ جس کو اگر تو چشم بصیرت سے دیکھے تو بیچ کا عالم نظر آئیگا۔ تجھ کو اس طرح رہنا لازم ہے۔ جس طرح مسافر سرراہ دم لینے کی غرض سے بیٹھ جاتا ہے۔ مگر منزل کا تصور اس کو کسی طرح چین نہیں لینے دیتا ہے۔

اے غافل یہ جسم کم خوردہ ہے۔ اور یہ جگہ حرص و ہوس کا مقام ہے۔ یہاں پر تزکیہ نفس اگر انسان چاہے کہ اپنے ہی قوت بازو سے حاصل کرے یا اپنی کسی نیکی کے ذریعے سے بہشت بریں کا وارث بنا چاہے تو غیر ممکن ہے بلکہ محال دل کی پاکیزگی تو ابن اللہ کے خون ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر اپنی شفا چاہے تو یسوع مسیح کے قدموں میں سرنگوں ہو۔ اس کے زخمی پہلو پاس جا کر اپنی گندگی دور کر۔ اپنے گناہ آلودہ دل کو تو مسیح کے پاس حاضر کر دیکھ کہ وہ برف سے زیادہ صاف نہ بنائے گا۔ کلام ربانی کا جس کو بائبل کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے مطالعہ کر تیری تمام غرضیں اسی سے پوری ہو سکیں گی۔ گرہ کلوری پر نگاہ ڈال وہی پاکیزگی کا منبع ہے۔ اگر تو یہ خیال کرے کہ صاف باطن اشخاص کی صحبت میں رہ کر تو بھی صاف ہو جائے تو یہ لغو سی بات ہے۔

صحبت اہل صفا سے تیرہ دل کب ہوں۔
زنگ سے آلودہ ہو جاتا ہے آہن آب میں

پس لازم ہے کہ تو یسوع کا ہو جا اور اپنی ابنائے جنس سے محبت رکھ۔ اگر تو مسیح کے قدموں کے پاس آ جاوے اس کو اپنا نجات دہندہ قبول کرے تو وہ بار پا دیگا جو مرجھاتا نہیں ہے۔ روح پاک سے ملبس ہو کر پاکیزگی کا جامہ پہن کے تو خداوند کا مقبول اور پسندیدہ ہو۔ اے مسافر ذیل کی چند باتوں پر دھیان کر تاکہ اس دہر پرخار میں تیرا سفر بخیر ہو۔ تاکہ تو راہی نجات پاوے!

(۱) ایماندار اور پرہیزگار ہونا لازم ہے۔ اے بشر! تجھ کو جو خدائے پاک نے اس دنیا میں پیدا کیا ہے تو خاص اغرض ہے کہ تو یاد الہی میں براہ راست مشغول ہو۔ اس کی حمد و ثنا کے گیت گایا کر۔ اپنے دل و دماغ تمام قوائے ظاہری و باطنی کو اس کے ذکر پاک سے پاک کر۔ اس معبود حقیقی کے نام کو عزت و حرمت دے۔ تیری تمام خوشیاں۔ سارے عیش و نشاط کے لوازمات سب کے سب خدا ہی کی جانب سے ہیں۔ کلام میں صاف مرقوم ہے کہ تو مرنے تک ایماندار رہ تو زندگی کا تاج پاویگا۔ ایمانداری تمام خوبیوں کی جڑ اور نیکیوں کی اصل ہے۔ جو آدمی ایماندار ہیں وہی خدا کے مقبول نظر ہیں۔ ایمانداری انسانیت کا خاص جوہر ہے۔ گناہ سے نفرت کرکے اپنے تئیں پرہیزگار بنا۔ ایمانداری اور پرہیزگاری کے بیج کے پھل ہیں بخوبی مسیح یسوع میں موجود ہو اور وہیں سے تجھ میں قائم و ساری ہو سکتی ہے۔ پس لازم ہے کہ تو ایماندار ہو۔ محبت پرست دغاباز۔ لالچی۔ بد۔ شگ۔ گالی بکنے والا خدا کی بادشاہت کو دیکھ بھی نہیں سکتا ہے۔ پس بے دار ہو اس دنیا سے بھاگ کنارہ کش ہو دیکھ کہ تو سرسبز و شاداب ہوگا۔

(۲) محنتی و جفاکش ہو۔ محنت بھی انسان کی بحالی تندرستی اور روحانی فرحت کا ایک خاص ذریعہ ہے۔ جو لوگ محنت سے گریز کرتے ہیں وہ آئے دن بیمار۔ تہیدست۔ مفلوک زمانہ کے شاکی ہوتے ہیں مگر جو لوگ اپنا وقت محنت میں صرف کرتے ہیں۔ وہی فرحت حاصل کرتے ہیں۔ عبادت الہی بھی محنت سے ہوتی ہے۔ اپنے نفس کو قابو میں کرکے ریاضت الہی میں مصروف ہو۔ رسول لوگ خود بھی محنت کرنا پسند کرتے تھے۔ اور اپنی خاطر معاش پیدا کرتے تھے۔ محنت کرکے دولت جمع مت کر بلکہ عبادت الہی میں محنت و مشقت سے کام لے۔ کاہلی نحوست کی نشانی ہے۔ یہاں محنت سے کام کرنا اور جفاکشی کرنا ذہن نشین ہے۔ یہ دنیا سرائے فانی ہے۔ بقول شخصے۔

دارا رہا نہ جم نہ سکندر سا بادشاہ
یہ سب تہ زمیں میں سمائے چلے گئے

تجھ پر فرض ہے کہ تو اپنے بدن کو خدا کی نذر کرے۔ تاکہ ایک زندہ قربانی اور خدا کے پسندیدہ ہو۔

(۳) قانع اور متحمل ہونا چاہیے۔ اے بشر! تحمل تجھ کو جو معاوضہ و صلہ تیری محنت کا ملتا ہے۔ اسی پر قانع ہو۔ اور قناعت سے اپنی حیات کو گزران۔ کیونکہ دن پھرتے ہیں زمانہ یکساں نہیں ہے۔ یہ دنیا تو مصیبتوں کا بحر ذخار ہے یہاں قناعت ہی سے پار اترنا ہے۔ نہایت صبر و استقلال کے ساتھ زندگی کے مراحل طے کر جبکہ انسان بحر تفکرات میں غلطاں و پیچاں ہوتا ہے۔ ہاں جب اس چند روزہ جائے فانی کے آفات و آلام انسان کو دبا لیتے ہیں۔ اور اس وقت کوئی ہمدرد بھی نہیں ہوتا ہے تو یہی قناعت انسان کا ڈھارس

باندھتی ہے۔ ہاں یہ وہ پھل ہے۔ جو کھانے میں کڑوا مگر لذت میں میٹھا ہے۔ تحمل ہی سے ہر فرد بشر سرسبز ہوتا ہے۔ اے مسافر صرف دم لے اور صبر کے ساتھ اپنی منزل مقصود کے راہ کو طے کر۔

(۴) گنہ سے نفرت کرنے اور مسیح کے نقش قدم پہ چلنے والا ہو۔ اے شاگرد مسیح تو مسیح کے بیش قیمت خون کا خریدا ہوا ہے۔ مسیح نے نقد جان دیکر تجھ کو خریدا ہے۔ تو یہ خوب جانتا ہے کہ دنیا گنہ سے بھرپور ہے۔ ہر شخص یہاں رنجور ہے۔ اس دنیا میں جو عارضی خوبصورتی پر مائل ہو جاتا ہے۔ وہ خدا سے دور۔ اور جہنم کا سزاوار ہو جاتا ہے۔ تو گنہ سے نفرت کر اور یسوع کے نقش قدم پر چلکر زندگی گزران۔ اگر تو چاہے کہ بہشت کا وارث ہو۔ خدا کی حضوری میں جانا اور نورانی لباس سے ملبس ہونا پسند ہو تو گنہ سے نفرت کر کے مسیح کے پیچھے چلکر زندگی گزران۔ تو بدی کا مغلوب نہ ہو بلکہ بدی پر نیکی سے غالب آ۔ مسیح جو ابن اللہ ہے ہر روز زمانہ کے آخر ہونے تک تیرے ساتھ ہے۔ اگر تو مسیح کے ساتھ چلکر اپنی اوقات بسر کرے تو یقین کامل اور اُمید واثق ہے کہ تو شیطان پر جو بانی گنہ ہے غلبہ پا سکیگا۔ اور اگر تو اعمال حسنہ پر جھوٹا فخر کر کے کان میں تیل ڈالے بیٹھا رہے تو آخری دن جبکہ مسیح جلال میں ظاہر ہوگا تو تو پچھتائیگا یہ وقت اور موقعہ تجھ کو نہ ملیگا۔ پس لازم ہے کہ دنیا سے دور بھاگ۔ کسی شاعر نکتہ سنج کا خیال قابل تسلیم و داد ہے۔

ہنگامہ گرم ہستی ناپائیدار کا۔
چشمک ہے برق کی کہ تبسم شرار کا
اے ذوق گر ہے ہوش تو دنیا سے دور بھاگ
اس میکدہ میں کام نہیں ہوشیار کا

آخر میں یہ عرض کرنا مصلحت سے خالی نہ ہوگا کہ یسوع تمام بنی آدم کا نجات دہندہ ہے۔ اور وہی ہمارا شافی ہے۔ پس آپ نے تمام دل وجان سے اُس کو پیار کرکے اُسکے نام پر مفتوں ہو تاکہ ابدی نجات پاوے اور اس کے نام کو عزت وجلال ہو۔ آمین۔

خادم۔ طامس خیر بگ ذاکر (میرٹھی)

تعلیم کفارہ

گذشتہ سے پیوستہ۔

فصل دوم

انسان کے اعمال انسان کے نہیں بلکہ خدا کے ہیں

نیکی بدی کی حقیقت پر شرح عقائد نسفی۔

وَاللّٰہ تعالےٰ خالق الافعال للعباد کلھا من الکفر والایمان والطاعة والعصیان وھی کلھا بارادته ومشیئة وحکمه وقضیة و تقدیر یعنی اور اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے۔ سب کاموں کا بندوں کے لئے کفر سے اور ایمان سے اور فرمانبرداری اور نافرمانی سے اور وہ سب کام اللہ اور مشیت اور حکم اور قضا اور قدر سے ہوتے ہیں صفحہ ۵۴-۵۵۔

اس مشہور عقائد نامہ میں تمام گناہ اور اس کے اقسام اور نیکی اور اس کے اقسام اور گناہ اور نیکی کے تمام افعال و اعمال خدا کے مخلوق قرار پائے ہیں۔ جن کا وجود ہستی خدا کے ارادے خدا کی مشیت سے قضا و قدر سے ظاہر و ثابت کی گئی ہے۔

۲۔ عقاید الاسلام مصنفہ مولوی ابو محمد عبد الحق دہلوی میں آیا ہے۔ بندے کے سب اعمال کا خالق اللہ ہے پس خواہ کفر خواہ ایمان خواہ نیکی خواہ بدی جو کچھ بندے سے ظاہر ہوتا ہے۔ سب کا خالق اللہ ہے۔ اس کے پیدا کرنے سے پیدا ہوا ہے۔ ان کا بندہ خالق نہیں ...... وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ (صافات) واللّٰہ خالق کل شیئ ...... پس وہ سب افعال اللہ تعالیٰ کے ارادے اور مشیت اور قضاء اور تقدیر سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ...... اب اس نے یوں چاہا کہ یہ ایمان لاوے اور یہ کافر ہو جاوے۔ پس اُس کی قضاء اور تقدیر اور چاہنے کے سبب یہ ایمان لایا اور کافر رہا۔ اگر وہ چاہتا تو یہ مومن نہ ہوتا۔ اور یہ کافر نہ ہوتا۔ اور اس امر پر بہت سی آیات دلالت کرتی ہیں بعض ان میں سے یہیں ولو شاء لھدٰکم اجمعین یعنی اگر اللہ چاہتا تو سب کو ہدایت کرتا۔ پس معلوم ہوا کہ جس کو اُس نے چاہا گمراہ کیا اور جس کو چاہا ہدایت پر لایا۔ قال اللہ تعالیٰ وما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللّٰہ یعنی وہ کہ ایمان لاتے۔ مگر یہ کہ چاہا اللہ نے۔ پس سنت جماعت کے جمیع گروہوں نے تمام خیر و شر اور نیکی بدی اور فرمانبرداری اور نافرمانی۔ وغیرہ کا اور ان جمیع افعال کا اللہ ہی کو خالق مانا ہے صفحہ ۱۵۴-۱۵۷

۳۔ مسند امام اعظم کی فقہ اکبر ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ھو الذی قدر الاشیاء وقضاھا ولا یکون فی الدنیا ولا الاخرة شیئ الا بمشیته وعلمه وقضائه وقدره وکتبه فی اللوح المحفوظ ولکن کتبه بالوصف لا بالحکم۔ وہی ہے اللہ جس نے مقرر کیا اشیاء اور ان کا حکم بتایا اور دنیا اور آخرت میں کچھ نہیں ہوتا۔ مگر اسی کے قدیم علم اور قضا اور قدر اور لوح محفوظ پر لکھنے کے موافق۔ لیکن لکھنا وصف کے ساتھ ہے۔ حکم کے ساتھ نہیں۔ انسان اور اُس کی تقدیر بتصویر مصنفہ فیروز سکوئی صفحہ ۱۳

ہمارے مخاطب نے جن سندات کی بنیاد پر یہ امر تسلیم کیا تھا۔ کہ دنیا میں نیک و بد اپنی نیکی بدی سے خدا کا کچھ سنوارتے نہ بگاڑتے۔ خدا کی خدائی بغیر سزا دینے کے چل سکتی ہے۔ خدا کی طرف سے نیک و بد پر نیکی بدی کرنے کا کوئی جبر نہیں ہے۔ وہ سندات ہم نے ہدیہ ناظرین کر دی ہیں۔ ان سے اول تو یہ حقیقت روشن ہے۔ کہ ہمارے مخاطب کا خدا نیکی بدی کے کل اقسام کو پیدا کرنے کی اپنی ذات میں لیاقت رکھتا ہے۔ دوم یہ حقیقت ثابت ہے کہ خدا نے مذکورہ نیکی بدی کے کل اقسام خود ہی خلق کئے ہیں۔ اور یہ کل اقسام مزائی خدا کے مخلوق ہیں۔ سوم یہ حقیقت ظاہر

ہے کہ مرزائی خدا نے نیکی بدی کے کل اقسام خلق ہی نہیں کئے بلکہ نیک و بد افعال و اعمال بھی خود خلق کئے ہیں۔ اب باقی نیک یا بد بندے رہے اسکیبہ ہے کہ ہمارے مخاطب کا اللہ ان نیک یا بد بندوں کا بھی وہی خالق ہوگا۔ پر ہم اسبابت کو تردید پر نہیں چھوڑتے۔ اس کے بھی ثبوت نقل کر دیتے ہیں وہو ہذا

ولقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن والانس لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم آذان لا یسمعون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا اولئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم الغفلون۔ البتہ تحقیق پیدا کئے واسطے جہنم کے ہم نے جنوں اور انسانوں میں سے کثیر ان کے واسطے دل تو ہیں۔ مگر ان کے ساتھ وہ سمجھتے نہیں۔ اور ہم نے ان کو ایسے کان دیئے ہیں کہ ان سے سن نہیں سکتے۔ اور ان کو ایسی آنکھیں دی ہیں کہ ان سے دیکھ نہیں سکتے۔ وہ مثل چارپاؤں کے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ یہ لوگ وہی ہیں غافل۔

پھر لکھا ہے ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون ختم اللہ علی قلوبہم و علی ابصارہم غشاوۃ ولہم عذاب الیم۔ تحقیق جو لوگ کافر ہیں۔ ان پر تیرا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے۔ وہ ایمان لانے والے نہیں۔ ان کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے۔ اور پردہ ڈال دیا ہے۔ ان کے واسطے عظیم عذاب ہے۔ بقر ا رکوع۔ پھر لکھا ہے۔ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ یعنی اللہ کے حکم کے بغیر ایک ذرہ حرکت نہیں کر سکتا پھر لکھا ہے وما کان لنفس ان تؤمن الا باذن اللہ۔ یعنی اور کسی نفس کی طاقت نہیں کہ بغیر اللہ کے حکم کے ایمان لا سکے۔ یونس ا رکوع۔

ان کل مقامات سے اللہ کا جن و بشر کو کفر پر پیدا کرنا ثابت ہے اور ساتھ بندوں پر نیکی بدی کا اللہ کی طرف سے جبر بھی روشن ہے۔ اگر اس بات پر مرزائیت کو کچھ حجت ہووے تو اس کی صفائی ہم حدیث شریف سے پیش کئے دیتے ہیں۔ مظاہر الحق جلد ۴ چھاپہ مجتبائی دہلی کے صفحہ ۲۰۲ پر ابی سعید خدری کی لمبی چوڑی حدیث قلمبند ہے جس کا آخری حصہ یوں آیا ہے۔

ثم قال الا ان بنی آدم خلقوا علی طبقات شتی فمنہم من یولد مؤمنا ویحیی مؤمنا ویموت مؤمنا ومنہم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت کافرا ومنہم من یولد مؤمنا ویحیی مؤمنا ویموت کافرا ومنہم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت مؤمنا۔ پھر فرمایا پیغمبر خدا نے خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی ہے اوپر چار جماعتوں مختلف کے پس بعض ان میں سے مومن پیدا کئے جاتے ہیں۔ مومن جیتے ہیں مومن مرتے ہیں۔ بعض ان میں سے کافر پیدا کئے جاتے ہیں۔ کافر جیتے ہیں۔ کافر ہی مرتے ہیں۔ بعض ان میں سے مومن پیدا ہوتے ہیں مومن جیتے ہیں پر کافر مرتے ہیں۔ بعض ان میں سے کافر پیدا کئے جاتے ہیں اور کافر ہی جیتے ہیں۔ پر مومن مرتے ہیں۔ ان کل مقامات کو دیکھنے سے ایک عقل و فکر والا آدمی آسانی سے اسبابت کو سمجھ سکتا ہے کہ مرزائیت کا اللہ نہ صرف نیکی اور بدی کے کل افعال و اعمال کا ہی خالق ہے۔ بلکہ وہ کفار کو کفر پر بھی پیدا کرنے والا ہے۔ اور مومنوں کو ایمان پر بھی پیدا کرنے والا ہے۔ ان کفار میں سے اس نے کسی کو طاقت ایمان لانے کی نہیں دی جو ایمان لاتے وہ اللہ کے حکم سے لا سکتے ہیں۔ اب مرزائیت انصاف سے کہے کہ ان کا مسلمہ اللہ بندوں پر نیکی بدی کا جبر روا رکھتا ہے۔ تو ہمارے مخالف کا دعوٰی کہاں؟

مزید براں قرآن و حدیث کسی معانی کی نیکی کو اختیار کرنے اور کسی معانی کے گناہ کو ترک کرنے کے مطالبوں سے پر ہے۔ اور یہ بندوں پر محض جبر ہے۔ کہ اللہ انہیں نیکی کرنے اور گناہ ترک کرنے پر مجبور کرتا رہا ہے۔ کیا اب بھی مرزائی دوست اس بات کو تسلیم کریگا یا نہیں کہ اللہ بندوں پر نیکی کرنے اور گناہ ترک کرنے کا جبر روا رکھتا ہے؟

شائد اب بھی قادیانی جبرئیل کو اپنے قول پر اصرار ہو پر ہم مرزائی ضد کے ایک تیسری دلیل سے کھنڈ بکھیرتے ہیں وہ جہاد کی تعلیم کی دلیل ہے۔ قرآن کے واضح احکام کا نمونہ مندرجہ ذیل ہے۔

وقاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ انفال ۵ رکوع۔

یایہا النبی حرض المؤمنین علی القتال، انفال ۹ رکوع

قاتلوہم یعذبہم اللہ بایدیکم توبہ ۲ رکوع

قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر۔ توبہ ۴ رکوع

یایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم۔ توبہ ۱۰ رکوع

فلم تقتلوہم ولکن اللہ قتلہم۔ انفال ۲ رکوع

یعنی اور قتل کرو ان کو یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ اور ہو جائے دین واسطے اللہ کے سب۔

اے نبی مومنین کو قتال پر شوق دلا۔

قتل کرو ان کو اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو عذاب دیگا

ان کو قتل کرو جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

اے نبی کفار اور منافقوں سے جہاد کر۔

پس تم ان کو قتل نہیں کرتے۔ و لیکن ان کو اللہ قتل کرتا ہے۔

ان چند مقامات میں اسبابت کی امثال پائی جاتی ہیں کہ اللہ گنہگار بندوں کے اعمال و افعال از اول ہی جبر کرتا رہا اور جبر روا رکھتا آیا تھا کہ اس نے بقول تمہارے ہر طرح کے لوگوں پر تلوار چلانے کا جبر روا رکھا پھر یہ کہنا کہ خدا جبر روا نہیں رکھتا کیسا ضعیف و کمزور خیال ہے اور پھر کس قدر خلاف قرآن ہے؟

باقی داشتہ

شعر و سخن

غزل

بار گنہ سے اپنے سر کو جھکا رہا ہوں
لیکن طفیل عیلے جنت کو جا رہا ہوں

کب چھوڑ کر میں آیا فردوس سا وطن ہائے
تقدیر کے لکھے کی سختی اٹھا رہا ہوں

دل کو بدل دے ایسا جس میں کہ تو ہی تو ہو
صدمے خودی کے باعث سارے اٹھا رہا ہوں

عیلے ہی راہ حق ہے عیلے ہی زندگی ہے
جنت کا سیدھا رستہ ادھو بتا رہا ہوں۔

چھوڑ دو خیال باطل عیلے پہ لاؤ ایمان۔
اے غافلو میں کب سے تم کو جگا رہا ہوں۔

جب اور کوئی چارہ مجھ کو نظر نہ آیا۔
عیلے کا بن کے پیرو جنت کو جا رہا ہوں

کیوں مجھ سے اے قمرؔ تم کرتے نہیں ہو الفت
مژدہ وصال حق کا کب سے سنا رہا ہوں

راقم آر۔ حاکم رائے۔ قمرؔ جے پور راجپوتانہ۔

ضرورت

ذیل کے استادوں کی ضرورت ہے۔ ایک مڈل اور ہائی سکول میں ریاضی سکھانے کے لئے اور دوسرا ہائی سکول میں دیگر مضامین کی تعلیم دینے کے لئے ایک اور استاد کی پرائمری جماعتوں میں تعلیم دینے کے لئے ضرورت ہے۔ ٹریننگ پاس شدہ کو ترجیح دیجائیگی تمام درخواستیں پرنسپل صاحب سی بی بی ہائی سکول لودیانہ کے نام آنی چاہئیں۔

ضرورت

ایک تجربہ کار انٹرنس پاس استاد کی ضرورت ہے۔ جو کرسچن سکول فیروز آباد آگرہ میں تھرڈ ماسٹر کا کام کرے۔ عیسائی کو ترجیح دیجائے گی تنخواہ مبلغ ۳۰ روپیہ

درخواستیں معہ نقول سندات کے
ہیڈ ماسٹر مسیحی سکول فیروز آباد
آنی چاہئیں۔

ملازمت کی ضرورت

اعلیٰ حوالجات پاس شدہ سکنڈ گریڈ سی۔ ایم ایس کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ پانچ سال کے کلریکل تجربات دس سال کے میڈیکل پانچ سال کے انڈسٹریل تجربات کے تجربات بھی۔ تمام خط و کتابت ایڈیٹر نور افشاں لودیانہ کی معرفت ہونی چاہئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی دانت درد کی دوا

لگانے ہی درد مٹاتی ہے۔ روتے کو ہنساتی ہے ایک باریک و مضبوط یا سینک کے سرے پر روئی لپیٹ کر اسے اس دوا میں ڈبو کے ٹھیک درد کے مقام پر لگائے۔ اور اگر دانت کی جڑ میں درد ہو تو ذرا سی روئی ڈبا کر اس میں بھر دیں فوراً درد بند ہوتا ہے قیمت چار آنہ محصول ڈاک ایک سے ۲ شیشی تک ۲ آنہ

کان بہنے کی دوا

کان بہنا یعنی کان کے اندر زخم ہو جانے سے پیپ کا آنا چاہئے نیا ہو یا پرانا یہ دوا نہایت مفید ہے اس کے استعمال کے لئے پہلے کان کے اندر صاف کر لینا چاہئے بعدہ دوا دیجائے قیمت ۸ آنہ شیشی پچکاری کا ۲ آنہ محصول ہر دو جزو در

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

حالات جاپان اُردو	۲روپے ۴ر	اہل ہنود کے تیوہار	۹پائی	مسیح کے خاص دوست	۸ر
شریف بیبیاں	۳روپے ۹ر	تاریخ مذہب	۸ر	کشف الحقائق	۸ر
چند لیلا ستیا دھنی اُردو ۲روپے گورمکھی	۲ر	تاریخ روم	۸ر	بے گناہ نبی	۳پائی
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر	تاریخ مصر	۸ر	فارقلیط	۳پائی
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر	تاریخ یونان	۸ر	حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳پائی
تناسخ کا کھنڈن	۲ر	مرقع روس	۸ر	حضرت محمد	۳پائی
سیر ہند	۴ر	قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر	انجیل شریف کی صحت و درستی	۳پائی
بچوں کی پرورش	۱ر	حیات پولوس	۴ر	اسماء الٰہی	۳پائی
لیبوریٹری میتھڈ	۱ر	حیات داؤد	۸ر	خدا کے دس حکم	۳پائی
وکیل کی سرگذشت رومن	۶ر	راہ زندگی	۱۲ر	مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳پائی
دو سوال (ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی)	۳ر	موازنہ مذاہب رومن	۸ر	مسیح یا محمد	۳پائی
سورج پرکاش	۴روپے ۱۲ر مجلد	گنجینۂ اسلام رومن	۸ر	نماز	۳پائی
ملکہ آسٹر کا احوال باتصویر ولایتی	۹ر	رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر	قرآن	۳پائی
ملکہ روت کا احوال 〃	۹ر	تلاش حق اُردو و رومن اُردو	۳روپے ۹ر	یسوع مسیح	۳پائی
موسیٰ کا احوال 〃	۶ر	دولت لازوال اُردو	۳ر ۵ر	یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳پائی
وشنو کے دس اوتار	۲ر	رومن اُردو	۸ر	سورہ فاتحہ	۳پائی
ویدک تصنیفات	۱ر	اصلاح اخلاق	۴ر	ہمارا شافع کون ہے	۳پائی
اصلاح تمدن	۵ر	ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر	خدا ہمارا باپ	۳پائی
اصلاح زراعت	۱ر	شادی کی بابت خیالات	۱ر	کیا انجیل منسوخ ہو گئی	۳پائی
صنعت و دستکاری	۲ر	سچی اور جھوٹی خیرات	۳پائی	انصاف کا دن	۳پائی
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳پائی	صفائی کی ضرورت	۳پائی	سچا اسلام	۳پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	〃	عزت بیمثال اُردو	۳ر ۵ر	فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
ویدوں کی ازلیت	۹پائی	رومن اُردو	۸ر	لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے	
پرستش حیوانات	۳پائی	دعوت اسلام	۹پائی	بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔	
تیرتھ	۹پائی	مسیح کا نمونہ	۸ر	گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی +

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔۔۔۔۔۔ عہ
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ۔۔۔۔۔۔ عہ
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔۔۔۔۔۔ ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔۔۔۔۔۔ ہے

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	معہ
پورا کالم	للعہ	معہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ـعہ	ام

ہرایک دفعہ کے لئے فی سطر ار۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا*

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں*

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خطوکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون جمع وار ہونا ضروری ہے*

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں*

چندہ سالانہ موجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔پی سے طلب کرسکتے ہیں*

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آج تک ہیں قیمت عہ مجلد عہ*

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگرچہ پانزیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے پیمفاسکو بند وستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چار وں نمبر دسمبر ۱۹۱۲ء ۱ر فی نمبر لیا جاتا ہے*

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم۔ ویری۔ ڈی ڈی۔ آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں*

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۰ہ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبراں نے صرف ۰۰ہ روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہرایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپکٹس اردو و انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں*

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن بکشا کرولل وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ سے عہ کرولل لعہ*

مزید دریافت کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں*

دیاداری جے۔ دی بیروز صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و منیجر نورافشان کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی بدر چھپا۔